جناب محمد موسیٰ رنگونی (برما)

عالم اسلام کے نام برما کے مسلمانوں کا کھلا خط

یہ درد ناک رپورٹ ہمیں گذشتہ سال موصول ہوئی تھی اور پھر کتابت بھی ہوچکی تھی، لیکن فائلوں میں کہیں دب گئی تھی، مگر اس کی افادیت آج بھی مسلّم ہے۔ اس سے برما میں مسلمانوں کی حالت زار کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ (ادارہ)

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ بندہ برما کے شہر رنگون میں رہتا ہوں اور جامعہ دارالعلوم تاموے رنگون کا طالب علم ہوں۔ بحمدللہ آپ حضرات کا جاری کردہ رسالہ "الحق" ہمیں ہر ماہ پابندی کے ساتھ والد صاحب محترم کے ایک عزیز کی توسط سے براہ راست مل جاتا ہے۔ جس سے ہماری دینی معلومات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی پاکستان اور عالم اسلام کے حالات سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ ماہنامہ "الحق" میں آپ کی تحریر پڑھ کر دل شاد ہوجاتا ہے۔ آپ کے یورپ کے سفر کے حالات پڑھ کر ان ملکوں کے بارے میں جانکاری حاصل ہوئی۔

برادرعزیز اب میں اصل گفتگو کی طرف لوٹتا ہوں۔ آپ حضرات نے پچھلے چند ماہ پہلے مسلمانان برما پر جو ظلم وستم ڈھائے گئے ان کے متعلق کچھ نہ کچھ خبرضرور سنی ہوگی، اسی کے متعلق میں آپ حضرات کے توسط سے عالم اسلام کو مسلمانان برما کی حالت زار سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔

پچھلے دنوں یعنی ۱۶ مارچ ۹۷ء بروز اتوار برما کے دوسرے بڑے شہر مانڈلے میں سہ پہر چار بجے کے قریب چند جھوٹی وجوہات کی بناء پر (جس میں ایک وجہ یہ بتلائی گئی کہ ایک مسلمان شخص نے بدھ بھکشو کی بھانجی سے زنابالجبر کیا) بدھ بھکشوؤں نے شہر مانڈلے کی تقریباً ۱۳ سے زائد مساجد کو توڑا پھوڑا اور قرآن مجید کی کھلم کھلا بے حرمتی کی، قرآن پاک کو نذرآتش کیاگیا اور ساتھ ہی مسلمانوں کی املاک کو لوٹا گیا اور بڑی بے دردی سے سڑکوں پر پھینکا گیا، جس میں ایک عالم صاحب کا پریس بھی تھا، جسے بالکل تھس نھس کردیا گیا اور تمام دینی کتابیں جلادی گئیں اور بقایا کو سڑکوں پر اڑائی گئیں، رات گئے تک ان شرپسندوں کی شرانگیزیاں جاری رہیں، پھر بہت دیر کے بعد انتظامیہ حرکت میں آئی، اس وقت تک بہت سے مساجد اور املاک کا نقصان کیا جاچکا تھا۔ دوسرے دن حکومت نے شام ۶ بجے سے صبح ۶ بجے تک کرفیو لگادیا او تمام بڑے بازار غیر معینہ مدت کیلئے بند

کردیئے گئے ۔ اس دن کے بعد سے کئی دنوں تک شہر مانڈے میں خوف وہراس چھایا رہا اور کئی دنوں تک شرپسند عناصر اکادکا کاروائی کرتے رہے ۔ اس شام کے بعد سے مانڈے کے "مسلمانوں نے اپنے اپنے محلہ کی مساجدوں میں اپنے طور پر پہرہ داری کے فرائض انجام دینے شروع کئے ، لاٹھیوں ، تلواروں اور تیزاب وغیرہ سے مسلح ہوکر اس دوران ملک میں افواہوں کا بازار گرم تھا ، کئی دنوں کے بعد شہر مانڈے میں قدرے امن قائم ہوگیا ، لیکن اس دوران یہ افواہیں گردش کررہی تھی کہ کسی بھی وقت شہر رنگون میں یہ ہنگامہ رچایا جائیگا (اس جملے سے عام مسلمان بلکہ عوام کی اکثریت نے بھی اس بات کا خدشہ ظاہر کیا ہے کہ تمام کاروائیاں موجودہ انتظامیہ کی کرتادھرتا ہے اور کئی واقعات نے اس خدشہ کو یقین میں بدل دیا ہے) ۔ ۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء شہر رنگون کے مسلمانوں کیلئے یہ دن انتہائی المیہ اور سخت بے چینی کا دن تھا ۔ اس دن تقریباً دوپہر بارہ بجکر ۴۰ منٹ پر وسط شہر سے تقریباً ۶ یا ۷ میل دور یانکن قصبہ کی ایک مسجد کو بدھ بھکشوؤں نے جن کی تعداد دوسو (۲۰۰) سے لیکر ۵۰۰ تک بتائی گئی توڑپھوڑ کرنا شروع کیا ، اس وقت مسجد میں امام صاحب کے علاوہ صرف ۴ مصلی تھے (وہاں مسلمانوں کی آبادی بہت کم ہے) انہوں نے امام صاحب کو ایک کمرے میں بند کردیا اس کے بعد عینی شاہدوں کے مطابق مسجد کی منارہ سے لیکر نیچے تک کافی نقصان پہنچایا اور قرآن مجید کے تمام نسخوں کو یکجا جمع کرکے ان کو نذر آتش کردیا گیا ۔ شہر رنگون میں یہ ان کی پہلی شرانگیزی تھی ۔ آدھے گھنٹے تک یہ فتنہ انگیزیاں جاری رہی اس وقت تک انتظامیہ کا نام ونشان تک نہ تھا ۔ ایک بجکر دس منٹ پر تمام دہشت گرد چلے گئے ، اس کے بعد فوراً فوج پہنچ گئی اور مسجد کو گھیر لیا ۔ اسی شب سے رنگون کی کم وبیش ہر مسجد میں مسلمان اپنے اپنے طور پر پہرہ داری کے فرائض انجام دینے لگے ۔ اسی شب کو وسط شہر سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر علاقہ الوں کی جامع مسجد میں جہاں علاقے کے مسلمان اپنے طور پر مسجد میں پہرہ دے رہے تھے ۔ انتظامیہ کے افراد پہنچے اور انہوں نے ان سب مسلمانوں کو جبراً مسجد سے نکل جانے کا حکم دیا اور یہ یقین دھانی کرائی کہ مسجد کی حفاظت کا ذمہ انتظامیہ کا ہے ۔ لہذا آپ لوگ چلے جائیں ، وہاں کے مسلمان مجبوراً واپس چلے گئے ۔ ان کے جانے کے تقریباً آدھا گھنٹہ بعد شرپسند عناصر پہنچ گئے اور انہوں نے مسجد کو توڑاپھوڑا اور چلے گئے ۔ اس ہنگامہ کے دوران انتظامیہ کے افراد روفوچکر ہوگئے (جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس ملک گیر مسلمانوں کی خلاف سازش میں انتظامیہ کا کوئی نہ کوئی کردار ہے) اور اسی وقت اسی الوں کے علاقہ میں مسلمانوں کی عیدگاہ ہے اس کے متصل میں ایک چھوٹی مسجد ہے جہاں اس وقت مسلمانوں کی آبادی بہت تھی لیکن موجودہ حکومت کی پالیسی کے تحت یہاں کے مسلمانوں کو جبراً نقل مکانی پر

مجبور کیا گیا۔ اس مسجد کو بھی توڑا پھوڑا گیا۔ ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء بروز اتوار (جہاں اسلام آباد میں اسلامی سربراہی کانفرنس ہو رہی تھی) اس رات کو نام نہاد بدھ بھکشوؤں نے دوسری مرتبہ الون عیدگاہ کی مسجد کو نشانہ بنایا۔ اس وقت مسجد میں امام صاحب کے علاوہ صرف سات مسلمان تھے۔ باہر سے شرپسندوں نے سخت سنگ باری کی، مسجد کی بجلی بجھا دی گئی تھی، شرپسندوں کو کچھ نظر نہیں آرہا تھا او اندر گھسنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی اس لئے کہ مسجد کے اندر سے ان مٹھی بھر مسلمانوں کی نعرہ تکبیر کی آواز سے ان کے دل لرز جاتے تھے۔ جس وقت ان مٹھی بھر مسلمانوں پر یہ سخت لمحہ پیش آرہا تھا، اسی وقت ہمیں اس واقعہ کی خبر موصول ہوگئی تھی اس وقت ہم وسط شہر کی مسجد میں اپنے فرائض میں تھے۔ ان ہنگامی حالات میں رنگون کے مسلمانوں نے ایک دوسرے سے مواصلاتی رابطے جوڑ رکھے تھے اور فوراً ایک دوسرے کی خبر مسلولا فون کے ذریعہ سے معلوم ہو جاتی تھی۔ اس سنگ باری سے مسجد کے امام صاحب کو سر پر چوٹیں آئیں لیکن ان شرپسندوں کو مسجد کے اندر گھسنے نہیں دیا، اسی شب وسط شہر سے دو میل کے فاصلے پر علاقہ بزنداؤں کی سلامت مسجد کو نشانہ بنایا اور مسجد کو معمولی سا نقصان ہوا اور اسی اتوار کے دن شہر رنگون سے بہت دور تخلک خوں کی دو مسجدوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ وسط شہر کی تمام مساجد کے مسلمان بالکل چوکس و چوکنا تھے اور ان کے آپس کے رابطے بھی جاری تھے کہ ہمیں رات کے تقریباً ساڑھے تین بجے لاؤڈ اسپیکر پر نعرہ تکبیر کی فلک شگاف آواز سنائی دی (شہر کی مسجدوں میں خفیہ طور پر یہ طے پایا تاکہ جیسے ہی کسی بڑے ممکنہ خطرے کا سامنا ہوا تو نعرہ تکبیر کے ساتھ مسلمانوں کو آگاہ کر دیا جائیگا) اسی وقت علاقے کی تمام مرد مسلمان ہاتھوں میں مناسب ہتھیار لئے نکل آئے اور علاقے کو گھیر لیا۔ ہوا یوں کہ بدھ بھکشوؤں کی ایک چھوٹی سی جماعت بھیس بدل کر مسجد کے سامنے جمع ہوئی ان کو دیکھتے ہی مسلمانوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا جس سے وہ لوگ فرار پر مجبور ہوگئے (ان ہنگاموں کے دوران مسلمانوں کے بڑوں نے حالات کی سنگینی کا احساس کرتے ہوئے دفاعی انداز میں اختیار کا حکم دیا تھا جس میں سب سے پہلے نعرہ تکبیر کے ساتھ ان کو مرعوب کر کے فرار ہونے پر مجبور کیا جائے۔ بصورت دیگر اگر مسجد کے اندر گھس آنے کا کوئی امکان ہو تو اس وقت جارحانہ انداز اختیار کیا جائے) چند ہی دیر میں فوج جائے واقعہ پر پہنچ گئی۔

۲۴ مارچ ۱۹۹۷ء پیر کی شب ساڑھے نو بجے بدھ بھکشوؤں نے گلی نمبر ۴۸ کی مسجد کو نشانہ بنانے کی کوشش کی (مسجد کے متصل ہی مدرسہ صادقیہ حفظ القرآن ہیں جو پورے برما میں حافظ

مدارس کا سرچشمہ ہے ۔ لیکن طلباء کے ساتھ ان کی مختصر جھڑپ ہوئی اور وہ لوگ فرار ہونے پر مجبور ہوگئے ۔ اور اسی وقت فوج پہنچ گئی ۔ مسجد او مدرسہ کو تو کوئی نقصان نہیں ہوا البتہ طلباء کی سنگ باری سے چند ایک بھکشو زخمی ہوئے اس لئے دوسرے دن انتظامیہ نے مدرسہ کے دو لڑکوں کو جبراً گرفتار کرلیا اور کئی دن رکھنے کے بعد ان کو دوبارہ چھوڑدیا ۔ اسی ۲۴ مارچ ۱۹۹۷ء کو رنگون سے ۵۰ میل دور شہر پیگو کی ۴ مساجد کو نشانہ بنایا گیا اور کافی توڑپھوڑ مچائی اور اسی دن شہر پروم سے بھی بے چینی کی اطلاعات موصول ہوئی تھی ۔ ۲۵ مارچ ۹۷ء منگل کو یہاں رنگون میں کوئی خاص ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا البتہ شہر پروم میں چند مقامات پر توڑپھوڑ اور مساجد پر حملے ہوئے ۔ پروم کے مسلمانوں کو ۸۷ء میں یعنی دس سال پہلے اس قسم کا واقعہ پیش آگیا تھا جبکہ وہاں مسلمانوں کی تعداد کم ہے ۔ لہذا اس بار سابقہ تجربے کے پیش نظر مسلمانان پروم نے یہ دھمکی دیدی کہ اگر ان کی مساجد اور املاک پر حملہ ہوا تو وہ شہر پروم کو جلاکر خاک کردینگے ۔ اور ایک اطلاع کے مطابق انہوں نے اس کا عملی مظاہرہ بھی کردکھایا ۔ ایک تیل کا ڈبہ جلاکر جس سے وہاں کے شرپسند عناصر قدرے خاموش ہوگئے لیکن پھر بھی ایک مسجد پر جو کاکا مسجد کے نام سے مشہور ہے حملہ کیا تو وہاں پر موجود مسلمانوں نے تیزاب وغیرہ سے جوابی حملہ کیا جس سے وہ لوگ فرار پر مجبور ہوگئے ۔ اس کے بعد فوج موقعہ پر پہنچ گئی ۔

۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء بدھ کو رنگون سے تقریباً دوسو میل کے فاصلے پر شہر ٹاؤنگو کی دو مسجدوں کو نشانہ بنایا گیا جس میں سے ایک مسجد کو شدید نقصان پہنچا اور مسلمانوں کی املاک کو برباد کردیا گیا ۔ حکام نے اسی دن شام ۶ بجے سے صبح ۶ بجے تک کرفیو لگادیا ۔ ۲۷ مارچ ۹۷ء جمعرات برما میں آرم فورس ڈے (یوم انقلاب) تھا اس دن کے بعد سے حالات میں قدرے بہتری آتی گئی لیکن اکادکا لوٹ مار کے واقعات رونما ہوتے رہے ، ان ہنگامی حالات میں مسلمانوں کے نمائندوں نے مذہبی امور کے وزیر ، رنگون ڈویژن کے کور کمانڈر اور دوسرے اعلیٰ حکام سے بڑی مشکل سے رسائی حاصل کرنے کے بعد مسلمانوں کی تشویش سے آگاہ کیا تو ان سب کا کہنا تھا کہ آپ لوگ اب تک صبر کرکے آئیں ہیں لہذا اور مزید صبر کرلیں ، ہم لوگ حالات کا جائزہ لے رہے ہیں اور ہماری کوئی بھی کاروائی بھکشوؤں کو برانگیختہ کردیگی لہذا تمام مسلمان صبر سے کام لیں ۔ خوش آئند بات یہ کہ اس تمام ہنگامے کو اکثریتی برمی عوام نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور تمام تر ذمہ داری موجودہ انتظامیہ کے اوپر لگائی کہ اس نے برمی مسلم فسادات کیلئے راہ ہموار کی تھی لیکن بحمدللہ اللہ کے فضل وکرم سے مسلمانوں نے بھی ان ایام میں بہت صبرو تحمل اور احتیاط سے کام لیا اور کسی بھی

اشتعال انگیزی سے گریز کیا۔ الحمدللہ اس کے بعد سے مساجد پر حملے اور توڑپھوڑ کا زورتو ختم ہوگیا لیکن حکام کی نیتوں میں فتور ہوگیا، یہ تو تھی شرپسندوں کے متعلق مسلمانان برما کی مجمل اور مختصر روائیداد، اس کی بعد ۲۹ اپریل ۹۷ء منگل اور بدھ کی درمیانی شب موجودہ انتظامیہ کے حکم پر رنگون میونسپلٹی کے کارکنوں نے برمیز نشریاتی ادارے (میانمابراڈکاسٹنگ) کے پیچھے مسلمانوں کی ایک بڑی آراضی ہیں، اس اراضی کے احاطے میں سرفہرست دومسجدیں او وسیع قبرستان ہیں جو ھنٹاوڈی قبرستان کی نام سے مشہور ہیں۔ شب کے ایک بجے قبرستان کی دیواروں کو بلڈوزروں سے توڑتے ہوئے مسجد کی احاطے تک پہنچ گئے اور مسجد کی ملحقہ دیوار کو بھی توڑدیا گیا ساتھ ہی اسی شب اب کا ارادہ مسجد بھی شہید کرنا تھا لیکن متولیان مسجد فوراً پہنچ گئے اور انہوں نے ان ظالموں کو اس سے باز رہنے کو کہا تو وہ لوگ اس وقت رک گئے لیکن حکام سے بات چیت کرنے کیلئے صرف سات دن کا وقفہ دیا، اس دوران مسلمانوں نے انتظامیہ کی اعلیٰ حکام سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہیں ہوئی اور یوں ۱۳ او ۱۴ مئی ۹۷ء منگل اور بدھ کی شب کی تاریکیوں میں ھنٹاوڈی کی ان دونوں مساجد کو بلڈوزروں سے شہید کردیا گیا، اس دن کا سورج غروب ہونے سے پہلے اس پورے علاقے کو سیل کردیا گیا تھا، خاردار تاروں سے تمام ممکنہ راستوں پر بلوہ پولیس اور فوج کے اہلکار پہرہ دے رہے تھے۔ شہر کے مختلف مقامات کے مسلمانوں نے ان کو اس کام سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن ان کو بلوہ پولیس نے ڈنڈوں سے مارا پیٹا اور کچھ کی گرفتاریاں عمل آئیں۔ ۱۴ مئی ۹۷ء کی صبح ھنٹاوڈی کی مذکورہ زمین پر سوائے ملبے کے اور کچھ نہ تھا "اناللّٰہ واناالیہ راجعون"، یہ تھی مختصراً مسلمان برما کی حقیقی روائیداد آپ تمام سے اور خصوصاً حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتھم سے بھی خصوصی دعاکی درخواست ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ عالم اسلام او خصوصاً مسلمانان برما کی جان ومال، عزت وآبرو ومساجد ومکاتب مقابر کی حفاظت فرمادیں۔ آخر میں عزیز ومحترم حافظ راشدالحق سمیع صاحب سے بھی دعاؤں کی درخواست ہیں۔ خط میں گستاخی ہوگئی ہوتو درگذر فرمایگا، اس وقت حالات بہت نازک ہے۔ مسلمانوں پر گرفتاریوں کا سلسلہ بڑی تیزی سے جاری ہے۔ حکومت کے خلاف ایک پمفلٹ نکالنے کی وجہ سے جس میں یہ لکھا گیا تھا کہ مسلمانوں کی مساجد وغیرہم کو نقصان پہنچانے والا مجرم بے نقاب ہوگیا ہے۔ اور وہ موجودہ انتظامیہ ہے۔